سوال

قرض دے کر کوئی چیز گروی رکھنا

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی کو قرض دے کر اس کی کوئی چیز گروی رکھ لینا جائز ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے :

وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ (البقرة:283)

اور اگر تم سفر میں ہو اور قرض کی دستاویز لکھنے کے لیے کوئی نہیں ملتا تو کوئی چیز گروی رکھ کر اس سے قرضہ لے لو۔

گروی لینا سفر کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ اگر انسان اپنے علاقے میں ہی ہو، مسافر نہ ہو تب بھی قرض کے بدلے کوئی چیز گروی رکھ سکتا ہے، کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے بدلے میں گروی رکھی ہوئی تھی (صحيح البخاري، الجهاد والسير:2916)

1. گروی رکھی ہوئی چیز سے فائدہ اٹھانا اس صورت میں جائز ہے جب گروی شدہ چیز پر کوئی خرچہ آتا ہو، جیسا کہ بکری، بھینس یا کوئی اور جانور، کیوں کہ ان پر لامحالہ خرچہ آتا ہے، لہذا اس کے بدلے میں ان جانوروں سے جو نفع حاصل ہو سکتا ہو، جائز ہے، جیسا کہ سواری کرنا، دودھ پینا وغیرہ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا :

الرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا (صحيح البخاري، الرهن: 2511)

گروی شدہ جانور پر بقدر خرچ سواری کی جا سکتی ہے۔ اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے جبکہ وہ گروی شدہ ہو۔

لیکن مکان، زمین وغیرہ جمادات پر کوئی خرچہ نہیں آتا، لہذا ان جیسی چیزوں سے فائدہ اٹھانا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ یہ سود کے زمرے میں آتا ہے۔ کیونکہ یہ قرض کے بدلے میں فائدہ ہے، اور علماء کے ہاں مسلمہ قاعدہ ہے کہ قرض کے بدلے فائدہ حاصل کرنا سود ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی